گلوں کی خوشبو والے اُٹھتے جارہے ہیں

حبیب اللہ چیمہ

ہر ذی روح نے دنیا سے واپس جانا ہے نظام قدرت ہے کہ بعض انسان لمبی لمبی عمریں پاتے ہیں جبکہ بعض کم عمری میں بھی سینکڑوں برس کے کام دنوں میں کر کے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں ایسے ہی لوگوں میں ایک نو جوان شخصیت سید محمد ذوالکفل بخاری کی ہے کہ ملتان میں پیدا ہو کر زندگی کے 39 ویں برس میں اس دارِفانی کو چھوڑ کر جنت المعلیٰ (مکہ مکرمہ) پہنچ گئے ہیں۔ راقم الحروف نے جب سے ہوش سنبھالا گھر میں چند باتوں کا تذکرہ کانوں میں پڑا۔ جن میں (۱) حضرت پیرو مرشد مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ اور خانقاہ سراجیہ (۲) مجلس تحفظ ختم نبوت (۳) جمعیت علمائے اسلام (۴) مجلس احرار اسلام اور خاندان حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کا تذکرہ (۵) تحریک ختم نبوت اور اُسوۂ صحابہ کرام سے محبت اور منکرین ختم نبوت اور منکرینِ صحابہ کرام سے نفرت و بیزاری۔ بچپن میں سیکھی ہوئی یہ باتیں اب مزاج اور زندگی کا حصہ بن چکی ہیں۔ اللہ پاک آئندہ بھی مجھے اور میرے بیٹے سعید احمد کو ان پر کاربند رہنے کی توفیق سے نوازئیں (آمین)

سید محمد ذوالکفل بخاری برصغیر کی آزادی کے سرخیل حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے نواسے، پروفیسر سید محمد وکیل شاہ کے لختِ جگر، سید محمد کفیل بخاری کے چھوٹے بھائی اور مجلس احرارِ اسلام کے امیر مرکزیہ پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کے داماد تھے سید محمد ذوالکفل بخاری نے ایک ایسے علمی، ادبی اور مذہبی گھرانے میں آنکھ کھولی کہ جہاں ہمہ وقت دین و دانش کا چرچا تھا۔ آپ نے اپنے بڑے ماموں جانشین امیر شریعت مولانا سید ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ اور مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں رہ کر علم وادب میں بلند مقام حاصل کر لیا۔ بڑے بڑے لوگ آپ سے تعلق رکھنے اور آپ سے کچھ حاصل کرنے میں اپنی خوش بختی سمجھتے تھے آپ کا روحانی تعلق حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ سے تھا اس ناطے میرے ساتھ اُنس تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ فنافی الشیخ تھے اور اپنے شیخ سے تعلق کو اپنے لیے بڑی سعادت سمجھتے تھے حضرت پیرو مرشد مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی بھی آپ سے خصوصی شفقت فرماتے تھے آپکی وفات کے تقریباً ایک ماہ بعد راقم الحروف خانقاہ سراجیہ حاضر ہوا تو راقم الحروف نے حضرت پیرو مرشد کی خدمت میں سید محمد ذوالکفل بخاری کی شہادت کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں مجھے اطلاع مل گئی ہے اور اسکے بعد آپکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور ہمارے بھی ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے کافی دیر تک یہی کیفیت جاری رہی اور اسکے بعد بھی ہم حضرت صاحب کی خدمت میں کچھ عرض نہ کر سکے جبکہ حضرت صاحب بھی غمگین اور افسردہ ہی رہے۔

خانوادہ امیر شریعت کے ساتھ حضرت پیرو مرشد کو خصوصی لگاؤ اور محبت ہے جس کا مشاہدہ راقم الحروف نے متعدد بار کیا ہے کہ آپ جب بھی چیچہ وطنی تشریف لاتے تو ہمارے غریب خانہ پر عشاء کے بعد نجی مجالس میں برادر مکرم حاجی عبداللطیف

خالد چیمہ سے مجلس احرارِ اسلام اور خاندان امیر شریعت کے بارے میں گفتگو کے ساتھ ساتھ بھرپور انداز میں پچھلے واقعات کا تذکرہ فرماتے راقم الحروف نے ۱۹۹۱ء میں طبیہ کالج ملتان میں داخلہ لیا تو دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دار بنی ہاشم اکثر جانا ہوتا کبھی کبھی کچہری روڈ پر حضرت سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں بھی حاضری ہوتی رہتی تھی۔ ہم عمر ہونے کے ناطے ذوالکفل شاہ جی سے زیادہ بے تکلفی ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ نوجوان تو ابھی سے بہت بلند پرواز پر محوسفر ہے اسکے بعد جب ذوالکفل شاہ جی نے حضرت پیرومرشد کی بیعت کی تو یہ تعلق بہت ہی گہرا ہوتا گیا اسی دوران بعض مشاہدات و واقعات کی بنا پر میں نے ذوالکفل شاہ جی سے بے تکلفی ختم کر کے ادب واحترام شروع کردیا لیکن آپ اسی بے تکلفی سے پیش آتے رہے۔ سعودی عرب میں ملازمت کی خواہش کے پس پردہ آپکے کئی مقاصد تھے جن میں حرمین شریفین کی قربت اور حاضری سرفہرست تھی۔ ۲۰۰۷ء میں جب میں اپنے والدِ محترم حضرت حافظ عبدالرشید رحمتہ اللہ علیہ (خلیفہ مجاز حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ العالی) کے ساتھ ادائیگی عمرہ کے لیے سعودی عرب گیا ادائیگی عمرہ کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو یکم جون جمعتہ المبارک کو میرے والد اس دنیائے فانی سے کوچ فرما کر جنت البقیع چلے گئے تو سید محمد ذوالکفل بخاری سے رابطہ ہوا۔ کہنے لگے کہ اپنی آمد کا پروگرام پہلے بتایا ہوتا تو میں بھی کچھ دنوں کے لیے اُملج سے حرمین شریف آجاتا۔

اپریل ۲۰۰۹ء میں حرمین شریفین کے سفر میں ذوالکفل بخاری جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ تعینات تھے ملاقات پر بہت ہی خوش ہوئے۔ راقم الحروف کے سعودی عرب سے واپسی سے پہلے ذوالکفل شاہ جی کے ساتھ جدہ میں ایک تفصیلی ملاقات بھی طے تھی کہ اچانک میرا موبائل فون گم ہوجانے کی وجہ سے رابطہ منقطع ہوگیا اور واپسی سے ایک دن پہلے شاہ جی کا نمبر تلاش کر کے رابطہ کیا تو فرمانے لگے کہ میں بھی پریشان تھا اب میں کوشش کرتا ہوں کہ رات کو ملاقات ہوجائے لیکن افسوس کہ ملاقات نہ ہوسکی۔ راقم الحروف اور میرے رفیق سفر شیخ تنویر احمد کے ساتھ ساتھ ہمارے جدہ میں میزبان حافظ محمد رفیق بھی اس خصوصی نشست کے ملتوی ہونے پر خاصے افسردہ ہوئے کیا معلوم تھا کہ اب ملاقات ہی نہ ہوسکے گی۔ لندن سے الحاج عبدالرحمان باوا بھی آئے ہوئے تھے۔ ان سے بھی ہم سب کا رابطہ رہا مدینہ منورہ میں انتہائی محترم ومکرم ڈاکٹر الیاس عبدالغنی صاحب کے ہاں حاضری ہوئی تو وہ بھی سید محمد ذوالکفل بخاری کے اس کم عمری میں علمی ادبی تاریخی اور تحقیقی کام پر بہت زیادہ متاثر تھے۔ درحقیقت سید محمد ذوالکفل بخاری اپنے نانا حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے نقش قدم پر چل رہے تھے۔ حالیہ رمضان المبارک پاکستان گزار کر واپس مکہ مکرمہ چلے گئے۔ تقریباً ایک ماہ بعد ان کی اہلیہ اور دو معصوم بچے بھی اپنے باپ کے پاس چلے گئے تھے کہ ۱۵/ نومبر بروز اتوار جامعہ القریٰ سے واپس مکہ مکرمہ آرہے تھے کہ ٹریفک حادثہ میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ اُسی روز نماز مغرب کے بعد ہم لوگ مطب پر بیٹھے تھے کہ بھائی عبداللطیف خالد چیمہ کو فون پر کے حادثے کی اطلاع ملی تو ہم سب سکتے میں آگئے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون کے سوا منہ سے کچھ بھی نہ کہہ سکے۔ اگلے روز ہم لوگ برادر مکرم حاجی عبداللطیف خالد چیمہ کی معیت میں ملتان تعزیت کے لیے حاضر ہوئے تو دارِ بنی ہاشم میں حضرت پیر جی عطاء المہیمن بخاری، پروفیسر وکیل شاہ صاحب اور سید محمد کفیل بخاری کو دیکھتے ہی آنسوؤں کا سیلاب رواں ہوگیا۔ حضرت پیر جی تو بلند حوصلے کے ساتھ سب کو دلاسہ دے رہے تھے لیکن سید محمد کفیل بخاری سے ملے تو ایسا لگا یہ آج اپنے باپ سے زیادہ بوڑھے ہوچکے ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی کہنے لگے کہ آپ کے ابا جی کی طرح ذوالکفل بھی اپنے ارادوں میں کامیاب ہوگئے اور آنسوؤں سے بھری انکی آنکھیں چاروں طرف گھوم کر شائد ذوالکفل بھائی کو تلاش کر رہی تھیں لیکن انھیں یقیناً واپس نہیں آنا ہے۔ وہ تو وہاں چلے گئے جہاں کے لیے ہر مسلمان کا دل تڑپ اُٹھتا ہے۔